بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ حج کیسے کریں

قسط نمبر:1/2

از قلم: شیخ مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

{ناشر: مکتب توعیۃ الجالیات الغاط: www.islamidawah.com}

حج سے نکلنے سے قبل کے آداب:

1: حلال کمائی کا اہتمام:

ارشاد نبوی ہے: إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ طَيِّبًا ۔اللہ تعالی پاک ہے اور پاکیزہ ہی چیز کو قبول فرماتا ہے۔

{ صحیح مسلم:1015 الحدیث }

2: ماسبق گناہوں سے توبہ اور حقوق العباد سے چھٹکارا۔

ارشاد باری تعالی ہے: وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔{النور:31} اے مومنو" تم سب کے سب اللہ تعالی سے توبہ کرو تا کہ کامیاب ہو جاو۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا. فَكَانَ يَقُولُ « لاَ حَرَجَ لاَ حَرَجَ إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِى حَرِجَ وَهَلَكَ ».۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیلئے روانہ ہوا، چنانچہ لوگ آپ کے پاس آتے تھے تو جس نے بھی کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے، یا کوئی کام پہلے کر لیا ہے یا موخر کر دیا ہے تو آپ فرماتے تھے: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں، ہاں مگر جو شخص کسی مسلمان کی عزت ریزی کرے {غیبت کرے، طعن و تشنیع کرے} تو وہی شخص حرج میں پڑا اور ہلاک ہو۔

{ابوداود:2015، ابن خزیمہ:2774}

3: اچھے ساتھیوں کی تلاش ۔

عَنْ أَبِى سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « لاَ تُصَاحِبْ إِلاَّ مُؤْمِنًا وَلاَ يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلاَّ تَقِيٌّ ».

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مومن آدمی کا ساتھ کرو اور تیرا کھانا بھی کوئی متقی آدمی ہی کھائے {الحدیث}

{سنن ابوداود:4832، سنن الترمذی:2395}

4: نیت صادقہ اور اخلاص۔

ارشاد باری تعالی ہے مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ()أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (ھود16,15)

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی... یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا کوئی چیز نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے، سب ضائع

5: حج کا طریقہ سیکھے ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر حج سے قبل مسجد نبوی میں ایک خطبہ دیا اور حج کے بارے میں ہدایات فرمائی ۔

{ صفۃ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص46 }

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ ، وَأَمَرَنَا بِالسَّكِينَةِ ، ثُمَّ قَالَ : خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ لِعَلِّي لاَ أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا ۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ پر اطمینان وسکون کی کیفیت تھی،۔۔۔۔پھر آپ نے فرمایا: مجھ سے اپنے حج وعبادت کا طریقہ سیکھ لو شاید اس سال کے بعد تم لوگوں سے میری ملاقات نہ ہو سکے،

{سنن ابن ماجہ:3023}

6:اہل خانہ کو تقوی اور دین داری کی وصیت کرے ۔ اور اسکے اوپر کسی کا قرض ہے یا اسکا کسی پر قرض ہے تو اسے لکھ کر رکھ دے۔

سفر کی ابتدا:

1:سفر حج سے قبل کی جو بدعات ہمارے یہاں ایجاد ہیں ان سے پرہیز کریں جیسے حاجیوں کو رخصت کرتے ہوئے جلوس لیکر چلنا،انھیں پھولوں کا ہار پیش کرنا،عورتوں کا غیر محرم مردوں کے ساتھ حج کیلئے نکلنا ،فرضی نکاح پڑھانا،حج کے سفر میں انبیاء وصالحین کی قبروں کی زیارت کو شامل کرنا وغیرہ۔

2:دعائے سفر کا اہتمام جیسے :

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر قدم رکھتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے :« سُبْحَانَ الَّذِى سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِى سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِى الأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالأَهْلِ ». اور جب سفر سے واپس ہوتے اس دعا کو پڑھتے اور ع مزید کہتے: « آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ».

{صحیح مسلم:1342}

بلندی پر چڑھتے اور بلندی سے اترتے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہے

{حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو سفر کیلئے رخصت کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تمہیں اللہ تعالی سے ڈرنے اور بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کی وصیت کرتے ہیں}

{احمد 2/ص325،الترمذی،ابن ماجہ عن ابی ھریرہ}

حضرت جابر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے،

کسی جگہ پر نازل ہونے کی دعا:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: « مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. لَمْ يَضُرُّهُ شَىْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ ».

جو شخص کسی جگہ پر اترے اور یہ دعا پڑھ لے تو اس جگہ جب تک ٹھہرا رہے گا کوئی چیز تکلیف نہ دے گی،

{مسلم:2708،بروایت خولۃ بنت حکیم}

3:کسی کو اپنا امیر بنا لے ۔

ارشاد نبوی ہے: « إِذَا كَانَ ثَلاَثَةٌ فِى سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ ».

{ابوداود،2607 بروایت ابوہریرۃ}

جب تین آدمی کسی سفر میں نکلیں تو اپنے میں سے کسی ایک آدمی کو اپنا امیر بنا لیں۔

4:اپنے ساتھ بعض کتابچے، کیسٹیں،اور کچھ مفید چیزیں رکھ لیں،اہل علم کا ٹیلیفون نمبر اپنے ساتھ رکھنا نہ بھولیں ۔

میقات پر۔

میقات کیا ہے؟ میقات کے لغوی معنی ہیں کسی عمل کیلئے کوئی متعین جگہ یا وقت معین،

شرعی اصطلاح کے لحاظ سے میقات دو طرح کی ہیں [1] میقات زمانی [2] میقات مکانی،

میقات زمانی یعنی وہ وقت جسمیں حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے اور وہ تین مہینے ہیں ۔ شوال۔ ذی القعدۃ۔ اور ذی الحجہ کے دس دن۔

میقات مکانی وہ جگھیں ہیں کہ حج وعمرے کا ارادہ کرنے والے کے لئے وہاں سے آگے بغیر احرام باندھے گزرنا جائز نہیں ہے ۔ خطبنا رسوال الله صلى الله عليه وسلم فقال :مهل أهل المدينة من ذي الحليفة{ابيار على} ومهل أهل الطريق الأخرى من الجحفة{رابغ}ومهل أهل العراق من ذات عرق{الفريبة} ومهل أهل نجد من قرن {السيل }ومهل أهل اليمن من يلملم{السعديه} {مسلم واحمد عن جابر ،}فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

{متفق علیہ عن ابن عباس}

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ {ابیار علی} ہے دوسرے راستے {شام} سے آنے والوں کے احرام کی جگہ جحفہ {رابغ} ہے، اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق {الضریبہ} ہے، اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن المنازل {سیل کبیر} ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم {سعدیہ} ہے، {صحیح مسلم :1183الحج} ۔ نیز فرمایا: جو شخص ان جگہوں کے بعد ہے اسکے احرام باندھنے کی جگہ اسکا گھر ہے حتی کہ اہل مکہ اپنے گھر سے احرام باندھیں گے،

{بخاری:1524الحج، مسلم: 1181 الحج}

میقات پر اعمال:

1: غسل کرنا ،سلے ہوئے کپڑوں کو اتار دینا اور غیر ضروری بالوں وناخنوں کا کاٹنا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کیلئے اپنے {سلے ہوئے} کپڑے اتارے اور غسل فرمایا {سنن الترمذی:830}

{واضح رہے کہ ناخون اور بال وغیرہ کا کاٹنا احرام کیلئے سنت نہیں ہے لیکن چونکہ پہلے زمانے میں حالت احرام میں کئی کئی ہفتوں تک رہنا پڑتا تھا اسلئے علماء نے اسے مستحب کہا ہے لیکن آج کل اسکی ضرورت نہیں ہے، واللہ اعلم}

2: دو چادروں میں احرام باندھے بہتر ہے کہ سفید ہوں،

حدیث میں ہے : انْطَلَقَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے صحابہ کنگھی کیا، تیل لگایا، احرام کے لئے چادر اور تہبند پہنا پھر مدینہ منورہ سے روانہ ہوگئے۔

{البخاری}

3: خوشبو وغیرہ کا استعمال کر سکتا ہے بشرطیکہ خوشبو احرام کے کپڑوں پر نہ لگائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: کنت أطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لإحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت ۔۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش بو لگاتی تھی آپ کے احرام کیلئے احرام باندھنے سے قبل اور آپ کے حلال ہونے کیلئے طواف افاضہ سے قبل۔

{صحیح البخاری:1539الحج}

4: اگر طبعی امور کی شکار عورتیں ہیں تو انکے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

حضرت جابر بیان کرتے ہیں : حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِى بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ « اغْتَسِلِى وَاسْتَثْفِرِى بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِى ».۔{مسلم} جب ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں حضرت اسماء

بنت عمیس نے محمد بن ابو بکر کو جنم دیا، تواللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے کیلئے بھیجاکہ اب ہم کیا کریں؟آپ نے فرمایانہاکر کسی کپڑے کالنگوٹ کس لو اوراحرام باندھ لو۔

{صحیح مسلم:1281}

5:اگرکسی نمازکاوقت ہے تووہ نمازپڑھے،ورنہ تحیۃالوضوءکی نیت سے دورکعت نفل پڑھے۔

6:نمازسے فارغ ہونے کے بعد یاسواری پربیٹھ کراحرام میں داخل ہونے کی نیت کرے اور جس قسم کاحج کرناچاہتاہے اسکاتلبیہ پکارے۔

میقات سے رخصتی:

خضوع وخشوع اورسکینت ووقارسے تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہواورراستے میں برابر تلبیہ پڑھتارہے ،

ایک حدیث میں ہے: ما من مسلم يلبي إلا لبى من عن يمينه أو عن شماله من حجر أو شجر أو مدر حتى تنقطع الأرض من هاهنا و هاهنا۔{الترمذی وابن ماجہ } جب بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتاہے تواسکے دائیں اور بائیں جوپتھر،درخت اور مٹی ہوتے ہیں وہ تلبیہ پڑھناشروع کردیتے ہیں حتی کہ اس طرف اوراس طرف سے زمین کے آخرتک پہنچ جاتے ہیں۔

{سنن الترمذی ،سنن ابن ماجہ}

ایک اور حدیث میں ہے : أتاني جبريل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال والتلبية-- {سنن ابوداود،سنن الترمذی } وفی روایۃعند ابن ماجہ عن زيد بن خالد}---فانہامن شعار الحج ۔

میرے پاس حضرت جبریل تشریف لائےاور مجھ سے فرمایاکہ میں اپنے صحابہ کو حکم دےدوں کہ وہ تلبیہ پڑھتےوقت اپنی آوازکوبلندکریں کیونکہ یہ حج کاشعارہے۔

مکہ میں داخلہ :

1:اگرمکہ میں داخلہ سے قبل رات گزارنے کاموقعہ مل جائےاور میسرہوتومکہ مکرمہ داخل ہونے سے قبل غسل کرے،

جیساکہ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہماکاعمل تھااوروہ بیان کرتے تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کایہی معمول تھا۔كان رسول الله صلى الله عليه وسلم :يفعل ذلک ۔

{صحیح بخاری ومسلم}

طواف:

2:سیدھے مسجدحرام جائے،عام مساجدمیں داخلے کے آداب کویہاں بھی ملحوظ رکھے۔

3:مسجدحرام میں داخلے کیلئے کوئی خاص دعانہیں ہے،عام مساجدمیں داخلے کی دعاہی یہاں پڑھی جائے۔

بسم الله والصلاة والسلام على رسول الله اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

4:حجراسودکے پاس پہنچ کرتلبیہ بندکردےاوراضطباع کرلے،شرط یہ ہے کہ طواف شروع کرنے سے قبل باوضوہو،

5:حجراسودکوچومنا،چھونااوراشارہ کرناجوبھی ممکن ہوکرے اور بِسْمِ اللهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ، کہکرطواف شروع کرے، {اللہ اکبر} اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے،اوربسم اللہ حضرت ابن عمرسے۔

6:اس طواف کے تین چکروں میں رمل کرے۔

7:ہرچکرمیں رکن یمانی کوچھوئےاوراگرممکن نہ ہوتواشارہ کرنے ضرورت نہیں ہے بلکہ ویسے ہی آگے بڑھ جائے۔

8:رکن یمانی اورحجراسودکے بیچ میں ۔رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔پڑھے۔

9:ہرچکرکیلئے الگ الگ دعاخاص کرنااللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابہ،اورائمہ کرام سے ثابت نہیں ہے۔

10:سات چکرپورے کرلینے کے بعداپنے کندھے کوڈھک لے۔

11: پھر مقام ابراہیم کے پاس جاکر اسکے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھے
{مسلم/1218}۔

12: پھر حجر اسود کا استلام کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو صرف اشارہ کرکے صفا کی طرف روانہ ہو جائے ۔

اس طواف کی بڑی فضیلت وارد ہے: إن استلامها يحط الخطايا قال وسمعته يقول من طاف أسبوعا يحصيه وصلى ركعتين كان له كعدل رقبة قال وسمعته يقول ما رفع رجل قدما ولا وضعها الا كتبت له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شمار کرکے سات چکر طواف کیا اور اسکے بعد دو رکعت نماز پڑھی تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے طواف کرتے وقت بندہ جو قدم بھی اٹھاتا اور رکھتا ہے تو ہر قدم پر دس نیکاں ملتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔
{مسند احمد}

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ حج کیسے کریں

قسط نمبر: 2/2

از قلم: شیخ مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

{ناشر: مکتب توعیۃ الجالیات الغاط: www.islamidawah.com}

پچھلی قسط کے آخری سطور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک اور حدیث میں ہے طواف کرتے وقت بندہ جو قدم بھی اٹھاتا اور رکھتا ہے تو ہر قدم پر دس نیکاں ملتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔
{مسند احمد}

صفا و مروہ کی سعی:

صفا خانہ کعبہ سے جنوب شرق میں ہے اور مروہ شمال میں۔

1: جب صفا پہاڑی دیکھائی دے تو یہ آیت پڑھے: (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) اور کہے « أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ » ۔{مسلم} یعنی میں بھی اپنی سعی کی ابتدا اس سے کرتا ہوں جسکا ذکر اللہ تعالی نے پہلے کیا ہے۔

2: صفا پر چڑھ جائے اور کعبہ کی طرف رخ کرے

3: ہاتھوں کو اٹھا کر: اللہ اکبر کہے اور یہ ذکر پڑھے۔

« لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ».
{مسلم}

4: پھر دعا کرے اسکے بعد پھر وہی ذکر پڑھے اور دعا کرے اس طرح تین بار کرے۔

5: دعا سے فارغ ہو کر دائیں جانب سے مروہ کی طرف چلے۔

6:جب راستے میں سبز نشان نظر آجائے توہلکی سی دوڑ لگائے یہاں تک کہ دوسرے سبز نشان تک پہنچ جائے۔

7:اسکے بعد ہلکی چال چلتاہوامروہ تک پہنچ جائے {سعی کے دوران کوئی خاص ذکر و دعااللہ کے رسول سے ثابت نہیں ہے البتہ عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہے کہ وہ یہ دعا کثرت سے پڑھتے}:" رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وتجاوز عما تعلم انك أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ "

{اخبار مکہ للفاکہی}

8:مروہ پرچڑھنے کے بعد وہی ذکرودعاکرے جوصفاپر کیا تھا البتہ آیت کا ٹکڑانہ پڑھے گا۔

9:اسطرح ایک شوط {چکر} پوراہوگیا۔

10:اسی طرح جب صفاپر دوبارہ واپس آئے تودوسرا چکر پوراہوگیا ۔

11:اسطرح آتے جاتے مروہ پر سات چکر پورے ہوجائیں گے۔

12:اب عمرہ کرنے والااورحج تمتع کرنے والااپنابال کٹاکریاچھلاکر حلال ہوجائے۔اگرحج میں کم ہی وقت ہے جیسے آج کل تو قصرہی افضل ہے۔

13:اب اسکے لئے ہروہ چیز حلال ہوگئی جوحالت احرام میں حرام تھی ۔

اس سعی کی بڑی فضیلت وارد ہے ارشادنبوی ہے :وأما طوافك بالصفا والمروة بعد ذلك كعتق سبعين رقبة۔۔۔۔ اورحج میں تمھاراصفاومروہ کی سعی کرناستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

{الطبرانی الکبیر والبزار عن ابن عمر}

حج کیلئے احرام واعمال حج :

آٹھویں ذی الحجہ کے کام اورنویں ذی الحجہ کے کام

1 :جہاں ٹھرے ہوئے ہیں وہیں سے احرام باندھنااور تلبیہ پکارنا۔{اس احرام کے وقت بھی وہی کام مسنون ہیں جو میقات پر احرام باندھتے وقت مسنون ہیں جیسے غسل کرنا خوشبولگانا وغیرہ}۔

2:احرام باندھ کرسیدھے منی جائے،

3:منی میں پانچ وقت نمازپڑھنااوراس مدت میں منی ہی ٹھہرے رہنا مسنون ہے،یعنی ظہر،عصر،مغرب،عشااورنویں تاریخ کی فجر۔

4:یہ نمازیں اپنے اپنے وقت پرپڑھی جائیں گی اورچار رکعت والی نمازیں قصر کرکے پڑھی جائیں گی،یہ حکم باہر سے آنے والوں اورمکہ مکرمہ میں مقیم سبھی کیلئے ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ نے بھی حج کیا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پوری نمازپڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

نوٹ:واضح رہے کہ منی میں نویں ذی الحجہ کی رات کا قیام واجب نہیں ہے البتہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے لہذا اسے چھوڑنا نہیں چاہئے۔

5:نویں تاریخ کی صبح طلوع شمس کے بعد عرفہ کیلئے روانہ ہو۔

{بعض علماء نے اس دن غسل کرنا مستحب لکھاہے کیونکہ حضرت علی سے ایساہی ثابت ہے}

6:بہتر یہ ہے کہ اگر گنجائش ہوتومیدان عرفات میں جانے سے قبل مسجد عرفہ میں جائے:ان تمام اوقات میں برابر تلبیہ پڑھتا رہے۔

7:مسجد میں امام کاخطبہ سنے اور ظہر وعصر کی نماز قصروجمع کے ساتھ ظہر کے وقت میں پڑھے۔

8:اگر مسجد میں جانامشکل ہوتو اپنے خیمے میں جماعت کے ساتھ ظہروعصر کی نماز قصروجمع کے ساتھ پڑھے،اگرہوسکے تووہ تمام لوگ جو مسجد میں نہ جاسکیں اور خطیب کی آواز خیمے تک نہ پہنچ رہی ہوتوریڈیووغیرہ کے ذریعہ اسکاخطبہ سنیں۔

9:نمازظہروعصر سے فارغ ہوجانے کے بعد کچھ کھاپی لے۔

10:ضروریات سے فارغ ہوکرذکرواذکار اوردعامیں مشغول ہوجائے۔

11: یہ دن بہت ہی مبارک اور سال کا سب سے افضل دن ہے اسلئے اسے غفلت اور لہو ولعب میں نہیں گزارنا چاہئے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد ہے : خیر الدعا ء یوم عرفہ وخیر ماقلت انا والنبیونمن قبلی : لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر ۔

{الترمذی 3585 عن عبداللہ بن عمرو}

سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور سب سے بہتر کلام جو ہم نے اور ہم سے قبل نبیوں نے کہا ہے وہ لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر ہے۔

12: عرفہ کے میدان میں کہیں بھی ٹھہرا جا سکتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جبل رحمت کے پاس ٹھہرے تھے اور فرمایا: وقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف ۔

{مسلم 1218، ابوداود، النسائی عن جابر}

میں یہاں ٹھہرا ہوں اور پورا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

13: مسجد عرفات کا قبلے کی طرف کا بہت بڑا حصہ میدان عرفات سے خارج ہے اسلئے اگر کوئی شخص مسجد میں ٹھہرتا ہے یا مسجد کے مغربی اور شمالی علاقے میں ٹھہرتا ہے تو اسکا حج صحیح نہیں ہے۔

14: جبل عرفات جسے جبل رحمت کہتے ہیں اس پر چڑھنا، وہاں نماز پڑھنا وغیرہ بدعت ہے۔

15: جب سورج ڈوب جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفہ سے واپس ہو۔

16: عرفات سے رخصت ہو کر مزدلفہ میں ٹھہرے ۔

17: واضح رہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے حتی کہ بعض علماء نے اسے حج کا رکن کہا ہے، لہذا اسے دھیان میں رکھنا چاہئے۔

18: مزدلفہ پہنچ کر سب سے پہلا کام مغرب اور عشا کی نماز، جمع و قصر سے پڑھنا ہے {بطن محسر کے علاوہ پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے}

19: ضرورت کے مطابق کچھ کھا پی کر اسی میدان میں آرام کریں اس رات اللہ کے رسوال صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی عبادت ثابت نہیں ہے۔

دسویں ذی الحجہ کے کام:

1: فجر کی نماز بھور میں پڑھی جائے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن نماز فجر عام دنوں کے مقابلہ میں پہلے پڑھی تھی،

{بخاری 1682}

2: نماز کے بعد قبلہ رخ ہو کر تسبیح و تہلیل اور دعا میں دیر تک مشغول رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشعر حرام کے پاس جہاں آج مسجد ہے دیر تک کھڑے دعا وغیرہ میں مشغول رہے۔

{مسلم 218}

3: حتی کہ بالکل اجالا ہو جائے۔

4: جب سورج نکلنے کے قریب ہو تو سورج نکلنے سے قبل منی کیلئے روانہ ہو {جنکے ساتھ عورتیں اور بچے ہوں وہ آدھی رات کے بعد تقریبا ڈیڑھ یا دو بجے مزدلفہ سے منی کیلئے رخصت ہو سکتے ہیں}

5: رخصتی میں جلد بازی، تیز رفتاری اور بھیڑ بھاڑ قطعا مناسب نہیں ہے بلکہ تلبیہ اور ذکر الہی میں مشغول رہے، فدفع قبل ان تطلع الشمس وعلیھم السکینۃ

{احمد، ابوداود عن جابر،}

6: منی پہنچ کر اس دن حاجی کو بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں اس لئے اس دن کا نام "یوم الحج الاکبر" رکھا گیا ہے

ا :جمرۂ عقبی کو کنکری مارنا یہ منی کی طرف سب سے آخری جمرہ اور مکہ کی طرف سے سب سے پہلا جمرہ ہے،

ب :قربانی کرنا [اگر بینک میں پیسہ جمع کر دیا ہے تو اس کام سے حاجی کو فرصت ہے]۔

ج :سر منڈانا یا بال کو چھوٹے کرانا۔بشرطیکہ پورے سر کے بال چھوٹے کرائے جائیں،منڈانا افضل ہے کیونکہ اولا اللہ تعالی نے قرآن مجید میں چھلانے کا ذکر پہلے کیا ہے، ثانیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل حلق رہا ہے،ثالثا آپ نے منڈانے والوں کیلئے تین بار دعا کی ہے۔

د :طواف افاضہ کرنا،اور متمتع کے لئے صفا اور مروہ کی سعی کرنا۔

7:یہ کام جس ترتیب سے لکھے گئے ہیں اس ترتیب سے سنت ہیں البتہ ضرورت وحاجت کے پیش نظر ان اعمال کو آگے پیچھے کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے،

{حجۃ النبی للالبانی 85،86 ومثلہ عن ابن عمر وفی المتفق علیہ وعند ابی داود من حدیث اسامۃ بن شریک :ابوداود 2015 }

8:کنکڑی مارنے کیلئے کنکڑیاں منی اور مزدلفہ میں کہیں سے بھی لی جاسکتیں ہیں۔

9:ان اعمال میں صرف کنکڑیاں مارنا ایک ایسا عمل ہے جسے یوم النحر کو شام ہونے سے قبل یا بدرجہ مجبوری رات کو بھی مار سکتے ہیں ،باقی دوسرے اعمال ایام تشریق میں سے کسی بھی دن کئے جاسکتے ہیں۔

10:دسویں ذی الحجہ کو جمرۃ عقبہ کے پاس پہنچے تو تلبیہ کہنا بند کر دے،اب اسکے بعد سے تلبیہ کہنا سنت نہیں ہے بلکہ تکبیر و تہلیل کہنا مشروع ہے۔

11:کنکڑی کا دھونا اور یہ سمجھنا کہ کنکڑیاں مزدلفہ سے ہی لینا سنت ہے، صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا عقیدہ بدعت ہے۔

12:ہر کنکڑی الگ الگ ماری جائے اور مارتے وقت اللہ اکبر کہا جاتا ہے {بہتر یہ ہے کہ کنکڑی مارنے کیلئے اسطرح کھڑا ہو کہ خانہ کعبہ بائیں طرف ہو اور منی دائیں طرف}۔

13:ضروری ہے کہ کنکڑی حوض میں پڑے،اگر ستون سے لگ باہر آگئی تو وہ کافی نہیں ہے۔

14:دسویں ذی الحجہ کو کنکڑی مارنے،سر چھلانے اور طواف افاضہ میں کوئی دو کام کر لینے کے بعد تحلل اول حاصل ہو جائیگا اور تینوں کام کر لینے کے بعد حاجی مکمل طور پر حلال ہو جائیگا۔

15:حاجی کیلئے سنت ہے کہ ایام تشریق میں دن ورات منی میں گزارے۔

16:اگر یہ کام مشکل ہو تو کم از کم ایام تشریق کی راتیں یا ان کا اکثر حصہ منی میں گزارنا واجب ہے۔

ایام تشریق کے کام:

1:منی میں رات گزارنا یا رات کا اکثر حصہ گزارنا،اگر کہیں جگہ نہ مل سکے تو منی سے قریب تر جگہ میں رات گزارے۔

2:ایام منی میں کنکڑی مارنا ،واضح رہے کہ ایام تشریق میں تینوں جمرات کو کنکڑیاں ماری جائیں گی۔

3:ایام تشریق میں کنکڑی مارنے کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب بلکہ دوسرے دن فجر تک رہتا ہے۔

4:سب سے پہلئے جمرۃ صغری {جو مسجد خیف کے قریب ہے} کو سات کنکڑی ایک ایک کر کے مارے اسطرح کہ شمال کی طرف سے آئے منی بائیں طرف ہو بیت اللہ شریف دائیں طرف اور کنکڑی مارتے ہوئے کہے "اللہ اکبر"

5:کوشش ہو کہ کنکڑی حوض میں گرے۔

6:پھر دائیں طرف ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دیر تک دعا میں مشغول رہے۔

7:پھر جمرۃ وسطی کے پاس جائے اور اسے بھی ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے،اسطرح کہ جنوب کی طرف سے آئے،منی دائیں جانب ہو اور بیت اللہ بائیں جانب اور کنکڑی مارتے ہوئے "اللہ اکبر" کہے۔

8:پھر کچھ آگے بڑھ کر جمرۃ وسطی کو اپنے دائیں کر کے قبلہ رخ ہو کر دیر تک دعا میں مشغول رہے۔

9:پھر جمرۃ کبری کے پاس آئے اور جنوب کی جانب سے اسے بھی ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔

10:جمرۃ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد وہاں دعا وغیرہ کیلئے ٹھرنا نہیں ہے بلکہ واپس ہو جائے۔

11: کنکڑیامارتے ہوئے یہ احساس رہناچاہئے کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اداکررہے ہیں نہ تو شیطان کو کنکریاں مار رہے ہیں اور نہ ہی شیطان وہاں موجودہوتاہے بلکہ خشوع وخضوع اور سکینت وقار کو مد نظر رکھے۔

12: یہی طریقہ بارہویں دن یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن بھی ہوناچاہئے۔

13: ضروری ہے کنکڑی مارنے میں ترتیب کو مد نظر رکھاجائے ۔

14: کسی اور کی طرف سے {بشر طیکہ وہ شخص خود کنکری مارنے سے عاجز ہوتو} کنکری ماری جاسکتی ہیں لیکن دو شرطوں کے ساتھ {1} کنکڑی مارنے والا یعنی وکیل اس سال حج کررہاہو۔

{2} پہلے اپنی طرف سی کنکریاں مارے پھراپنے موکل کی طرف سے اسطرح کہ پہلے اپنی طرف سے جمرۃ اولی کو سات عدد کنکڑی مارے یعنی سات عدد مارے پھر اسی جگہ سے اپنے موکل کی طرف سے مارے، یہ ضروری نہیں کہ اپنی طرف سے مکمل کرے پھر نئے سرے سے موکل کی طرف سے کنکڑی مارنا شروع کرے

{اللجنۃ الدائمۃ ص 3592}۔

حاجی کا آخری کام:

1: بارہویں تاریخ کو کنکڑی مار کر اگر سورج ڈوبنے سے قبل منی سے نکل جائے تو تیسرے یا تیرہویں رات منی میں گزارنا ضروری نہیں ہے۔

2: اگر بارہویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہوگیا اور منی سے نہیں نکلا تو تیسری رات گزارنا اور تیسرے دن کنکریاں مارنا واجب ہے۔

3: اگر نکلنے کیلئے تیار تھا لیکن بھیڑ کی وجہ سے یا ساتھیوں کے انتظار میں یا انکے بچھڑ جانے کی وجہ سے سورج غروب ہونے سے قبل نہیں نکل سکا تو سورج ڈوبنے کے بعد نکل سکتاہے ، ایسی صورت میں تیرہویں رات گزارنا واجب نہیں ہے۔

4: مکہ چھوڑنے سے قبل آخری طواف اور اسکے بعد دو رکعت نماز جسے طواف وداع کہتے ہیں کرنا واجب ہے۔

5: ضروری ہے کہ یہ طواف سب سے آخری کام ہو، اس طواف کے بعد کسی اور کام میں مشغول ہونا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالی مسلمانوں کو سنت کے مطابق حج وعمرہ کی توفیق بخشے اور اسکے حج وعمرہ کو شرف قبولیت بخشے [آمین]

{ناشر: مکتب توعیۃ الجالیات الغاط: www.islamidawah.com}

ختم شدہ